Rampur State Gazette.

بحکم بندگان اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر ۲۲ مطبوعہ روز شنبہ بتاریخ ۲۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۲ مئی سنہ ۱۹۳۴ء

حصہ اول

حکم جاریہ بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم بابت معافی فیس الاٹمنٹ موضع جات کیمری

آرڈران کونسل ریاست رامپور			احکام اجلاس جناب پریسیڈنٹ صاحب در کونسل		
(۱)	منظوری پولیس ریگولیشن ریاست رامپور	(۳)	(۱)	منظوری رخصت سپرنٹنڈنٹ صاحب باغات	(۴)
			(۲)	تجویز جوڈیشل کمیٹی	۵ تا ۷

(مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور)

حکم اجلاس ہمایوں اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم: واقع ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء

(بروداپٹ پنگری)

رپورٹ منظور ہے۔
برائے اجرائے احکام صاحب پریسیڈنٹ بہادر
کونسل کے پاس مرسل ہو۔

دستخط مبارک بندگان حضور پرنور دام اقبالہم
ہمایوں

اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

بعرض سیسانہ

جناب عالی:

بحکم اجلاس ہمایوں مصدرہ ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء
قصبہ کیمری کے لدو ٹٹوؤں پر فی ٹٹو ڈیڑھ
سالانہ فیس مقرر فرمائی گئی تھی۔
بنجارگان قصبہ کیمری نے ایک درخواست
باستدعائے معافی فیس مذکور صیغہ مال میں پیش کی

کونسل کی رائے میں اس بارہ میں استمزاج ہمایوں
کیا جانا مناسب ہے
ترقی خواہ مستدعی ہے کہ چونکہ دیگر تحصیلات
کے بنجاروں سے اس قسم کی کوئی فیس وصول نہیں
ہوتی۔ اور یہ لوگ غریب ہیں۔ از راہ پرورش
رعایا پروری فیس مذکورہ بالا کا حکم معافی بیشگاہ
ہمایوں سے شرف نفاذ پائے

زیادہ حد ادب۔

آفتاب دولت و اقبال درخشاں باد

دستخط ... صاحب پریسیڈنٹ بہادر کونسل
مورخہ ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء

حسب منشائے حکم ہمایوں سررشتہ صدرے احکام
ضابطہ جاری ہوں۔
ایک نقل درج گزٹ کیجائے۔

۵ مئی سنہ ۱۹۳۲ء

[illegible]

آرڈران کونسل ریاست رامپور

واقع ۷ مئی سنہ ۱۹۲۳ء

پولیس ریگولیشن، رپورٹ صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل بہادر پولیس اجلاس کونسل منعقدہ ۷ مئی سنہ ۱۹۲۳ء میں پیش ہوئے کونسل نے طے پایا کہ:

پولیس ریگولیشن کے وہ حصے جن کا تعلق فنانس اور امور حسابی سے نہ ہو، منظور کئے جائیں۔ فنانس اور حسابات کے قواعد کے متعلق صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل بہادر پولیس اور صاحب فنانس سکریٹری بہادر باہم مشورہ کرکے ایک علیحدہ رپورٹ کونسل کی منظوری کے لئے پیش کریں۔ اس عرصہ میں ریگولیشن کی اردو بھی کرا لیجائے

حکم ہوا کہ

سررشتہ متعلقہ سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

حکم ہذا کی ایک نقل درج گزٹ ہو۔

(دستخط جناب پریسیڈنٹ صاحب بہادر کونسل)

(دستخط جناب سکریٹری صاحب بہادر کونسل)

احکام اجلاس صاحب پریسیڈنٹ بہادر کونسل

حکم

واقع ۹ مئی ۱۹۲۳ء

حسب تحریر صاحب سپرنٹنڈنٹ باغات کی
ڈیڑھ ماہ کی رخصت رعایتی تاریخ امروز سے منظور ہے
زمانہ رخصت میں صاحبزادہ سید یوسف جمال خان صاحب بہادر
اے ڈی سی انچارج سپرنٹنڈنٹ باغات مقرر ہوں۔
سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں
اصل کاغذات بعد اجرائے کونسل میں پیش ہوں۔
دستخط صاحب پریسیڈنٹ بہادر کونسل

تحریر صاحب سکریٹری بہادر کونسل موسومہ صاحب پریسیڈنٹ بہادر کونسل

بخدمت جناب صاحب پریسیڈنٹ بہادر کونسل
عرض ہو کر گذارش ہو کہ سید تنویر حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ
باغات انچارج ضرورت سے ڈیڑھ ماہ کی رخصت رعایتی
۹ مئی ۱۹۲۳ء یعنی تاریخ امروزہ سے چاہتے ہیں۔
اکاؤنٹ آفس کی تصدیقی رپورٹ شامل ہے
صاحب ہوم منسٹر بہادر نے سفارش کی ہے
چونکہ کپتان الطاف احمد خان صاحب اے ڈی سی
عہدہ قائم مقام جیلر تبدیل ہو گئے۔ یہ طے پایا تھا کہ:
"رخصت مذکورہ بالا کے زمانہ میں صاحبزادہ سید
یوسف جمال خان صاحب بہادر کو جیلری سے عہدہ
اے ڈی سی تبدیل ہوتے ہیں" انچارج سپرنٹنڈنٹ باغات
مقرر کیا جائے۔ براہ کرم کارروائی فرمائی جائے
بعد منظوری کاغذات کونسل میں پیش ہوں گے

(دستخط صاحب سکریٹری بہادر کونسل)

تجویز جوڈیشل کمیٹی

میاں نجے خاں عمر تخمیناً ۶۰ سال ولد نادر شاہ خاں پیشہ تجارت و مسماۃ چھوٹی بیگم عمر تخمیناً ۵۰ سال زوجہ میاں نجے خاں قوم پٹھان پیشہ خانہ نشینی ساکنان رامپور پیلانت محلہ گھیر جانس خاں - مدعا علیہما -

بنام

رادھے رمن عرف رادھے لال عمر تخمیناً ۱۹ سال و ماڈھو رام عمر تخمیناً ۱۷ سال نابالغ برفاقت رادھے رمن مذکور برادر حقیقی بسرپرستی گوپال داس عرف رام گوپال پیشہ تجارت مدعیان و بانکے لال عمر تخمیناً ۵۵ سال ولد ہیرا لال و گوپال داس مذکور عمر تخمیناً ۲۵ سال ولد بانکے لال پیشہ تجارت قوم ویش ساکنان رامپور محلہ گنج قدیم مدعا علیہم -

اپیل بنا راضی تجویز و ڈگری عدالت العالیہ ہائیکورٹ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۳ء اجلاس مسٹر جسٹس عبدالعزیز انصاری صاحب بہادر مشعر ڈگری دعوے تنسیخ دستاویز بیع بالوفا مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۳۱ء و ڈگری بربنائے کرایہ نامہ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۱ء

مختصر واقعات اس مقدمہ کے یہ ہیں کہ بانکے لال مدعا علیہ نمبر ۱ کا ایک لڑکا گوپال داس مدعا علیہ نمبر ۲ ہے - گوپال داس کے دو لڑکے رادھے رمن و ماڈھو رام ہیں - یہ مدعیان مبتنہ ہیں - یہ جملہ اشخاص ممبران خاندان مشترکہ اہل ہنود کے ہیں اور وہ جائداد جو اس مقدمہ میں زیر بحث ہے موروثی خاندان مشترکہ اہل ہنود کی ہے - رادھے رمن و ماڈھو رام مدعیان نے دعوے اس بیان سے کیا ہے کہ بانکے لال و گوپال داس نے ایک شخص عبدالصمد کے نام جو بیع بالوفا ۲۶ اپریل ۱۹۳۱ء کو مکان کا کیا تھا - وہ انتقال بلا ضرورت جائز خاندانی عمل میں آیا تھا - اور کوئی جائز قرضہ سابقہ بذمہ ممبران خاندان مشترکہ نہ تھا - اسلیے وہ انتقال ناجائز تھا - نیز یہ کہ ڈگری بربنائے کرایہ نامہ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۱ء بمقابلہ مدعیان کالعدم و بے اثر ہے اور استقرار اس امر کا فرمایا جاوے کہ مدعیان مالکان متدعویہ کے ہیں - عبدالصمد کا انتقال ہو گیا ہے - مدعا علیہما نمبر ۱ و ۲ اسکے ورثہ ہیں - مدعا علیہم نمبر ۳ جوابدہ ہیں - انکی جوابدہی یہ ہے کہ میاں نجے خاں مدعا علیہ نمبر ۱ نے اپنے متوفی پسر کا مبلغ ... روپیہ نقد مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ کی آڑھت میں جمع کرا دیا تھا جسکو وہ مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ کے طلب کرنے پر ادا نہ کر سکے - اسلیے بالعوض زر مذکور دستاویز بیع بالوفا مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۳۱ء تحریر اور تکمیل کر دی - وہ روپیہ انہوں نے کاروبار خاندانی کی ترقی میں صرف کیا ہے - اسوجہ سے اسکی ادائگی کے ذمہ دار مدعیان بھی ہیں - دستاویز بیع بالوفا میں مدعیان کا نام بھی بطور مقران شامل دستاویز کرایا گیا تھا - انکا یہ بھی عذر ہے کہ دعوے موجودہ بسازش مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ ہوا ہے - مدعا علیہ نمبر ۳ نے یہ جوابدہی کی ہے کہ مدعا علیہ نمبر ۱ بغرض منفعت سود وقتاً فوقتاً روپیہ جمع کرتا رہتا تھا یہ روپیہ فرم موسومہ نارائن داس ونجی لال میں جمع ہوا تھا - وہ فرم فیل ہوگئی اور اس فرم کے دین کی ادائگی میں جسکا مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ شریک تھے - مکان متدعویہ کو مکفول کر دیا تھا مگر فی الواقع کوئی قرضہ نہیں لیا گیا تھا -

عدالت ابتدائی نے جن اصول دھرم شاستر کو مد نظر رکھکر دعوے کو ڈگری کیا ہے - وہ اصول اپنے موقع پر تسلیم شدہ ہیں مگر

کی بیعنامہ کے واقعات سے انکا کوئی تعلق نہیں ہے
اصول بیاشنیر کے مطابق جو قرضہ کہ کرتا خاندان نے اسکی
ذمہ داری دیگر ممبران خاندان مشترکہ یا جائداد خاندان مشترکہ
پر جہانتک کہ دیگر ممبران کا تعلق ہے - اسوقت تک
عائد نہیں ہوتی جب تک کہ ایسا قرضہ خاندان کی ضرورت
جائز کے لئے نہ لیا گیا ہو - اور وہ خاندانی مفاد میں
نہ صرف کیا گیا ہو - مگر اس صورت میں جب کہ خاندان مشترکہ
میں باپ یا دادا کوئی قرضہ ذاتی ضرورت کے لئے یا ضروریات
خاندانی کے لئے حاصل کرے - تو بیٹا و پوتا و نیز پرپوتا بلحاظ
ایک اخلاقی فرض کے ایسے قرضہ کی ادائگی کے ذمہ دار ہیں
اور وہ قرضہ جائداد خاندان مشترکہ سے قابل وصول ہے - مگر
شرط یہ ہے کہ اگر ایسا قرضہ باپ یا دادا ضروریات بد چلنی
یا ضروریات خلاف قانون کے لئے لیں - تو اسکی اولاد و
جائداد مشترکہ اس قرضہ کی ادائگی کا ذمہ دار نہیں ہیں -

منجانب مپاعلنٹ یہ بحث کیگئی ہے - کہ فی الواقع زر بیعنامہ کا
جمع کیا جانا کسی معتبر شہادت سے ثابت نہیں ہے اور
بانکے لال کے بیان مندرجہ بیان تحریری پر ایسی حالت
میں جبکہ اوسکا بیان حلف سے عدالت میں نہیں ہوا -
استدلال کرنا خلاف قانون ہے - ہماری سمجھ میں نہیں آتا
کہ جو بیان چیف کنگس میں ہے - اور اسکی تصدیق تحت آرڈر ۶
قاعدہ ۱۵ ضابطہ دیوانی ہوئی ہو اسپر قانوناً استدلال کیوں
نہیں کیا جا سکتا - خاص طور پر اس حالت میں جبکہ وہ
خود بیان کرنے والے کے خلاف ہے تو کیوں اسکو اسکے
خلاف نہ قبول کیا جاوے - اور خاص طور سے ایسی حالت
میں جبکہ اسکا اثر اسکے اور اسکی اولاد کے حقوق پر پڑتا ہو
سو پیش جمع کرنے کے واقعہ کی تائید میاں نجات خاں مدعا علیہ
نمبر ۱ و بانکے لال وغیرہ دیگر گواہان مدعا علیہم مسٹر ۲۲ کے

بیانات سے ہوتی ہے - عدالت ابتدائی کی یہ تجویز ہے
کہ ۲۸ بیع بالوفا یا معاہدہ تحریر ہوا - اور وہ رقم معاوضہ
یافتنی مدعا علیہم مسٹر ۲۱ کی تھی - اب صرف سوال یہ
رہ جاتا ہے کہ رقم مجموعہ مبلغ چار ہزار روپیہ کو قرضہ مانا جاوے
یا نہیں - بحث یہ کیگئی ہے کہ رقم مذکور کو قرضہ مانا جانے
دیکھنا یہ ہے کہ قرضہ کسکو کہتے ہیں - قرضہ وہ رقم معینہ ہے جو
ایک شخص کی دوسرے شخص کے ذمہ واجب الادا ہو -
اس میں وہ رقم غیر معین جو خلاف ورزی کسی معاہدہ کے
یا نقصان سے پیدا ہوئی ہو شامل نہیں ہے - جب یہ امر
پایہ ثبوت کو پہونچ گیا کہ رقم جمع کیگئی تھی - اور اسکو
مدعیان کے باپ اور دادا نے خاندانی کاروبار میں لگا لیا
تو پھر اسکے متعلق یہ بحث کرنا کہ وہ قرضہ یا قرضہ سابقہ نہیں ہے
قابل ماننے کے نہیں ہے - ایسی حالت میں عدالت ابتدائی
کی یہ تجویز کہ بیع بالوفا بعوض سابقہ رقم ڈگری مدعا علیہ
۲۳ و ۲۴ یافتنی عبدالصمد تحریر و تکمیل ہوئی بالکل صحیح ہے
ایسی صورت میں اُن تمام اصولوں پر بحث کرنا جو عدالت
ابتدائی نے بحث کی ہے بے سود ہے -

بمقدمہ اپیل پریوی کونسل برج نراین بنام
منگل پرشاد (۴۶ الہ آباد لا رپورٹ صفحہ ۹۵)
اس مسئلہ خاص پر جسکا کہ ادا اس تجویز میں اوپر دیا گیا ہے
کافی بحث کیگئی ہے - اور ہم یہ مناسب خیال کرتے
ہیں کہ ان اصولوں کو ہم واضح طور پر نقل کر دیں تاکہ آئندہ
اس مسئلہ کا تصفیہ قطعی سمجھا جاوے -
فاضل ججان پریوی کونسل نے ان اصولوں کو بر بنائے فیصلہ
حسب ذیل الفاظ میں یکجا جمع فرما دیا ہے
۱ - کوئی شریک منتظم جائداد مشترکہ غیر منقسمہ کو منتقل نہیں کر سکتا
اور نہ بذریعہ تحریر بلا سوائے اغراض ضروری جائداد

مذکور کو مستغرق کر سکتا ہے۔

۲- اگر وہ باپ ہے اور پسماندگان اوسکے پسران ہیں تو تو وہ ایسا قرضہ بشرطیکہ وہ بدچلنی کے لئے نہ حاصل کیا گیا ہو۔ جائداد کو بعلت اجرائے ڈگری قرضہ کی ادائگی کے لئے ذمہ دار بنا سکتا ہے

۳- اگر جائداد پر رہن کا بار عائد کرنا مقصود ہے تو تاوقتیکہ اس رہن سے قرضہ سابقہ کی ادائگی نہ ہوئی ہو تو اُس سے جائداد پر کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوگی

۴- قرضہ سابقہ سے مراد سابقہ بلحاظ وقت وواقعہ ہے یعنی قرضہ حقیقۃً جداگانہ طور پر پیدا ہوا ہو۔ اور جزو معاملہ متنازعہ کا نہ ہو۔

۵- اس قاعدہ سے اس نتیجہ پر کوئی اثر نہ پڑے گا کہ باپ جس نے قرضہ لیا تھا یا جائداد کو مستغرق کیا تھا وہ زندہ ہو یا فوت ہو گیا ہو۔

اصول مندرجہ بالا کی روشنی میں اگر واقعات مقدمہ ہٰذا پر غور کیا جائے تو ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ جائداد متدعویہ کی بیع بالوفا بغرض ادائگی قرضہ سابقہ عمل میں آئی تھی۔ لہذا۔

حکم ہوا کہ

اپیل اپیلانٹیان منظور کیا جاتا ہے۔ ڈگری عدالت ابتدائی مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۳ء منسوخ کیجاتی ہے دعوے مدعیان ڈسمس ہو۔ اپیلانٹیان مقدمہ ہٰذا خرچہ ہر دو عدالتہائے کا مدعیان سے پائیں گے۔ نقل تجویز درج گزٹ ہو۔

دستخط صاحب پریزیڈنٹ بہادر
[illegible]